40150- نماز فجر کے علاوہ باقی سب نماز مسجد میں ادا کرنے والے کا حکم کیا ہے ؟

سوال

میں الحمد للہ سب فرض مسجد میں ادا کرتا ہوں، لیکن فجر کی نماز گھر میں، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

میرے عزیز بھائی آپ علم میں رکھیں کہ اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں میں سے یہ بھی ایک نعمت ہے کہ آپ کو مسجد میں نماز باجماعت کی توفیق سے نوازا، اور یہ عظیم شعار پورا کرنے کے لیے اپنے گھر میں اللہ تعالی کے سامنے کھڑا ہونے کی توفیق دی، اور آپ کے ذمہ جو فرض ہے اس کی ادائیگی کا شرف بخشا، اللہ تعالی کے ہاں اس کے فرائض کی ادائیگی سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں، نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کے دلائل سوال نمبر (8918) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں، آپ اس کا مطالعہ کریں.

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ آپ فجر کی نماز گھر میں ادا کرتے ہیں، یہ غلطی ہے اس پر آپ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کریں، یہ ایسی مصیبت ہے جس سے اللہ تعالی آپ کو اور ہمیں عافیت سے نوازے؛ یہ اس لیے کہ نماز باجماعت کے واجب ہونے کے دلائل کسی ایک نماز کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ سب نمازوں کے لیے عام ہیں، اور ان میں سب سے پہلی نماز فجر ہے، جس کے بارہ میں آپ نے سوال کیا ہے.

اللہ کے بندے نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا نہ کرکے، اور روز قیامت مکمل نور کے حصول سے محروم ہونے میں آپ کا دل کیسے خوش ہوتا ہے.

ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ رحمہم اللہ نے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اندھیرے میں چل کر مساجد کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل اور تام نور کی خوشخبری دے دو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (561) سنن ترمذی حدیث نمبر (223) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (781) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اللہ کے بندے آپ کا دل نماز فجر باجماعت ترک کرکے، اور فرشتوں کے جمع ہونے کی محرومیت اور ان کی رب العالمین کو آپ کے متعلق گواہی کی محرومیت سے آپ کیسے راضی ہو گئے.

امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں، اور وہ نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارے ساتھ رات بسر کرنے والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں، تو اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالی ان سے زیادہ علم رکھتا ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں : جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز ادا کر رہے تھے، اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (555) صحیح مسلم حدیث نمبر (632).

اللہ کے بندے آپ کا دل نماز فجر باجماعت ترک کرنے اور نصف رات کے قیام سے محروم ہونے پر کیسے راضی ہو جاتا ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گویا کہ اس نے نصف رات کا قیام کیا، اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گویا کہ اس نے ساری رات نماز ادا کی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (656).

اور ابوداود اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ :

"جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی وہ نصف رات کے قیام کی طرح ہے، اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کی وہ ساری رات قیام کی طرح ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (555) سنن ترمذی حدیث نمبر (221).

اللہ کے بندے آپ کا دل نماز فجر باجماعت ترک کرنے اور اللہ تعالی کے ذمہ وحفاظت اور اس کے پڑوس کی محرومیت پر کیسے خوش ہوگیا؟

ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی وہ اللہ تعالی کے ذمہ اور حفاظت میں ہے، اور جس نے اللہ تعالی کا ذمہ توڑا اللہ تعالی اسے اوندھا کر کے جہنم میں پھینکے گا"

الھیثمی رحمہ اللہ "المجمع الزوائد" میں کہتے ہیں : اسے طبرانی الکبیر میں حدیث کے دوران بیان کیا گیا ہے، اور یہ لفظ اسی کے ہیں، اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اصل حدیث صحیح مسلم باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ میں ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر (657).

قولہ : "فمن اخفر اللہ : یعنی جس نے اللہ تعالی کا عہد توڑا اور اسے پورا نہ کیا، وہ اس طرح کہ جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی اسے اذیت سے دوچار کیا.

اللہ کے بندے آپ کا دل نماز فجر باجماعت ادا نہ کرنے پر کیسے راضی ہوگیا؟ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ نماز فجر سے پیچھے رہنا اور سستی و کوتاہی کرنا منافقوں کی علامت اور عادت ہے۔

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"منافقین کے لیے سب سے بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے، اگر انہیں علم ہو کہ اس میں کیا (اجروثواب) ہے تو وہ اس کے لیے ضرور آئیں چاہے گھسٹ کر آئیں، اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں پھر ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، اور پھر اپنے ساتھ کچھ آدمی لیکر جاؤں جن کے ساتھ لکڑیوں کا ایندھن ہو اور جو لوگ نماز کے لیے نہیں آئے انہیں گھروں سمیت جلا کر راکھ کر دوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (657) صحیح مسلم حدیث نمبر (651).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

(جب ہم فجر اور عشاء کی نماز میں کسی شخص کو مفقود پاتے تو ہم اس کے متعلق غلط گمان کرتے "

مستدرک الحاکم حدیث نمبر (764) وغیرہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے شیخین کی شرط پر کہا ہے، اور امام ذھبی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے.

نماز باجماعت کی حرص رکھنے والا مسلمان شخص، جیسا کہ آپ نے اپنی حالت بیان کی ہے، کوان شاء اللہ یہ اچھا ہی نہیں لگتا اور اس کا دل راضی ہی نہیں ہوتا کہ وہ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سن کر نماز فجر میں جماعت سے پیچھے رہے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی پسند اور رضامندی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.